تزکیۂ نفس: **قسط نمبر ①**

”أسباب مغفرۃ الذنوب“

گناہوں کی بخشش کے مختلف اسباب

از اِفادات: علامہ عبداللہ بن عبدالرحمان سعد حفظہ اللہ (اُردو ترجمہ: حافظ عبدالرحمان معلّمی، فاضل جامعہ محمدیہ، گجراں والا)

گناہوں کی بخشش تو ہر مسلمان کا مقصود ومطلوب ہے کیوں کہ جب اللہ کی جانب سے انسان کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے تو یہ اس کے لیے دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوٓا إِلَىٰ مَغۡفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ أُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِينَ﴾ [آل عمران: ۱۳۳]

”اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

مزید فرمایا:

﴿وَقِهِمُ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ وَمَن تَقِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ يَوۡمَئِذٖ فَقَدۡ رَحِمۡتَهُۥۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ﴾ [غافر: ۹]

”اور انھیں برائیوں سے بچا اور تُو جسے اس دن برائیوں سے بچالے تو یقیناً تُو نے اس پر مہربانی فرمائی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔“

پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ کی جانب سے اس مغفرت کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ یہ مغفرت ان اسباب کو اپنانے کے ساتھ مشروط ہے جن کو اللہ نے گناہوں کی مغفرت کا سبب بنایا ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ گناہوں کی مغفرت کے اسباب بیان کریں گے۔

۱۔ التوبة إلى الله (اللہ کے حضور توبہ):

گناہوں کی مغفرت کا پہلا سبب اللہ کی جانب رجوع کرنا ہے۔

”التوبة“ آدمی کا کسی گناہ کے اِرتکاب یا کسی واجب کام کو ترک کرنے کے بعد اللہ کی طرف رجوع کرنے اور عاجزی کے اِظہار کو کہتے ہیں۔

اس کی مندرجہ ذیل چار شرائط ہیں:

① آدمی اپنے گناہ پر شرمندہ ہو۔

② اپنے گناہ پر مصر نہ ہو، اس کو ترک کر دے۔

③ دوبارہ اس گناہ سے بچنے کا مصمم اِرادہ کرے۔

④ اگر وہ گناہ حقوق العباد کے متعلق ہے تو آدمی اس حق کو ادا کر دے۔

توبہ انسان کے تمام اعمال میں سے افضل اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے توبہ کا مقام ومرتبہ بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا تھا:

((للہ أشد فرحا بتوبة عبده المؤمن من رجل في أرض دوية مهلكة معه راحلته عليها طعامه وشرابه، فنام فاستيقظ وقد ذهبت، فطلبها حتى أدركه العطش، ثم قال: أرجع إلى مكاني الذي كنت فيه فأنام حتى أموت، فوضع رأسه على ساعده ليموت فاستيقظ وعنده راحلته وعليها زاده وطعامه وشرابه، فاللہ أشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده.))

(صحیح مسلم، رقم: ۲۷۴۵)

’’اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ آدمی (خوش ہوتا ہے) جو ہلاکت خیز، سنسان اور بے آب وگیاہ میدان میں ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری ہو اور اس (سواری) پر اس کا کھانا پینا موجود ہو۔ وہ (تھکا ہارا کچھ دیر کے لیے) سو جائے اور جب جاگے تو سواری وہاں موجود نہ ہو۔ وہ ڈھونڈتا رہے، یہاں تک کہ اسے شدید پیاس لگ جائے، پھر وہ کہے کہ میں جس جگہ تھا، وہیں واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ (اس نیند کے عالم میں) مجھے موت آجائے۔ چنانچہ وہ اپنی کلائی پر سر رکھتے ہوئے مرنے کے لیے لیٹ جائے اور (اچانک) اس کی آنکھ کھلے تو اس کی وہ سواری جس پر اس کا زادِراہ اور کھانا پینا تھا، اس کے پاس کھڑی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ آدمی اپنی سواری اور زادِراہ (واپس پالینے) سے خوش ہوتا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے انسان کو توبہ واستغفار کا حکم بھی دیا ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد: ۱۹]

’’پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی۔‘‘

اسی طرح فرمایا:

﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ۳۱]

’’اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔‘‘

رسول اللہ ﷺ بکثرت توبہ واستغفار کیا کرتے تھے، حتیٰ کہ ایک مجلس میں ستر (۷۰) دفعہ اِستغفار کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((والله إني لأستغفر الله وأتوب إليه في اليوم أكثر من سبعين مرة.)) (صحيح بخاري، رقم: ٦٣٠٧)

’’اللہ کی قسم میں دن میں ستر سے زیادہ دفعہ اللہ سے استغفار اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔‘‘

حضرت اَغر بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

((أيها الناس! توبوا إلى الله، فإني أتوب في اليوم إليه مائة مرة.)) (صحيح مسلم، رقم: ٢٧٠٢)

’’اے لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو، بلاشبہ میں ایک دن میں سو (۱۰۰) دفعہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔‘‘

اللہ رب العزت نے اعمالِ صالحہ؛ نماز اور حج وغیرہ کے بعد توبہ کرنے کا کہا ہے کیوں کہ یہ توبہ اس عبادت میں رہ جانے والی کمی کو پورا کر دیتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ مسائلِ حج کے بعد فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [البقرة: ۱۹۹]

’’پھر اس جگہ سے واپس آؤ جہاں سے سب لوگ واپس آئیں اور اللہ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔‘‘

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"كان رسول الله ﷺ إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا." (صحيح مسلم، رقم: ٥٩١)

’’رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے۔‘‘ (باقی آئندہ)

❀❀❀

تزکیۂ نفس: **قسط نمبر ۲**

”أسباب مغفرة الذنوب“

گناہوں کی بخشش کے مختلف اسباب

از اِفادات: علامہ عبداللہ بن عبدالرحمان سعد حفظہ اللہ (اُردو ترجمہ: حافظ عبدالرحمان معلّمی، فاضل جامعہ محمدیہ، گجراں والا)

۲۔تحقیق التوحید واجتناب الشرك (توحید میں پختگی اور شرک سے اجتناب):

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ [الأنعام: ۸۱]

”وہ لوگ جو اِیمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔“

توحید ہی دین کی بنیاد ہے اور تمام نیک اعمال کی قبولیت اور انسان کے گناہوں کی بخشش میں شرطِ اوّل ہے۔

توحید میں پختگی یہ ہے کہ انسان توحید کو شرک و بدعت اور نافرمانی کے اثراتِ بد سے محفوظ رکھے، چنانچہ انسان کی توحید یہ ہے کہ وہ اللہ کو عبادت میں واحد و یکتا مانے اور جن صفات کو اللہ نے اپنی ذات کے لیے ثابت کیا ہے، ان کو اللہ رب العزت ہی کے لیے ثابت کرے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنا تعلق قائم کرے اور اسی سے دعائیں مانگے اور اسی کی پناہ پکڑے۔

اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کی انجام دہی کا حکم دیا ہے، انھیں احسن طریقے سے سرانجام دے۔ سنن و مستحبات کا اہتمام کرے۔ ہر وہ چیز جو توحید کے منافی ہو، اسے ترک کرے، جیسے شرکِ اکبر کا ارتکاب ہے جو توحید کی اساس و بنیاد ہی کے منافی ہے۔ یا شرکِ اصغر اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ہے جو کمالِ توحید کے منافی اُمور ہیں!

اسی طرح ہر اُس چیز کو ترک کرنا بھی مقصود ہے جو ہیں تو جائز لیکن کمالِ توحید کے منافی ہو سکتے ہیں، جیسے کسی سے دم کروانا، یا آگ کا داغ لگوانا، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے:

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے تمام اُمتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے۔ بعض نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی اُمتی نہیں تھا۔ آخر میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت آئی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کیا یہ میری اُمت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ اُفق کی طرف دیکھیے، میں نے دیکھا تو ایک بہت ہی بڑی جماعت دکھائی دی جو کناروں پر چھائی ہوئی تھی۔ مجھ سے پھر کہا گیا کہ اِس اِس طرف آسمان کے اُفق کی جانب دیکھیے، میں نے ایک ایسی جماعت دیکھی جو تمام اُفق پر چھائی ہوئی تھی۔ کہا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرۂ مبارک میں) تشریف لے گئے اور کچھ تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ان جنتیوں کے بارے میں گفتگو کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ہے، اس لیے ہم ہی وہ لوگ ہیں، یا ہماری وہ اولاد مراد

ہے جو مسلمان پیدا ہوئی ہے کیوں کہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں جب نبیِ کریم ﷺ کو معلوم ہوئیں تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے، فال نہیں دیکھتے اور داغ کر علاج نہیں کرتے، بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی ان میں ہوں؟ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔''

(صحیح بخاری، رقم: ۵۷۰۵)

وہ اُمور جن سے توحید میں پختگی پیدا ہوتی ہے، ان میں سے ایک توحید اور اہلِ توحید سے محبت کرنا اور توحید کے مخالفین کی تردید کرنا ہے۔ علامہ عبدالرحمان بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص توحید سے محبت نہیں کرتا، وہ موحد نہیں ہوسکتا کیوں کہ توحید ہی وہ دین ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣]

''اور میں نے تمھارے لیے اِسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

''جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے، وہ اس کے دین سے محبت کرتا ہے اور جو اللہ سے محبت نہیں کرتا، وہ اس کے دین سے بھی محبت نہیں کرتا۔''

اسی طرح اللہ کے ساتھ شرک کرنا گناہوں کی مغفرت میں سب سی بڑی رکاوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الأنعام: ٨٨]

''اور اگر یہ لوگ شریک بناتے تو یقیناً ان سے ضائع ہو جاتا (وہ سب کچھ) جو وہ کیا کرتے تھے۔''

مزید فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ٤٨]

''بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے جسے چاہے گا اور جو اللہ کا شریک بنائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا۔''

حاصل یہ کہ توحید میں پختگی اور شرک سے اجتناب ان بڑے اور اہم ترین اسباب میں سے ہے جن سے آدمی کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يا ابن آدم! إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا، ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة.)) (صحيح مسلم، رقم: ٢٦٨٧، جامع ترمذي، رقم: ٣٥٤٠، واللفظ له)

''اے آدم کے بیٹے! اگر تُو زمین بھر گناہ کر بیٹھے اور پھر میرے در پر (مغفرت طلب کرنے کے لیے) آجائے، لیکن میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں بھی تیرے پاس زمین بھر مغفرت لے کر آؤں گا (اور تجھے بخش دوں گا)۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری اُمت کے ایک شخص کو

چھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا۔ اس کے سامنے (اس کے گناہوں کے) ننانوے رجسٹر پھیلائے جائیں گے۔ ہر رجسٹر حدِ نگاہ تک ہوگا، پھر اللہ عزوجل پوچھے گا: کیا تُو اس میں سے کسی چیز کا اِنکار کرتا ہے؟ کیا تجھ پر میرے محافظ کاتبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب! پھر اللہ کہے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب! اللہ کہے گا: (کوئی بات نہیں) تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس پر کلمۂ شہادت "أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" (میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں، سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: جاؤ اپنے وزنِ اعمال کے موقع پر (ترازو کے پاس) موجود رہو۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے یہ پرچی کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اللہ فرمائے گا: تمھارے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں گے اور وہ پرچی دوسرے پلڑے میں، پھر وہ سارے رجسٹر اُٹھ جائیں گے اور پرچی بھاری ثابت ہوگی۔ (بات یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ، یعنی اس کے مقابلے میں جب کوئی چیز تولی جائے گی تو وہ چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہو سکے گی۔'' (جامع ترمذی، رقم: ۲۶۳۹۔ اس کی سند جید ہے اور اسے امام ابن حبان اور امام حاکم نے صحیح کہا ہے)

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
جو شخص توحید کے ساتھ زمین کے برابر گناہ لے کر آیا تو اللہ اسی کے برابر اس کے گناہوں کی مغفرت فرمائیں گے .... اگر انسان کی توحید کامل ہو اور وہ اپنے دل، زبان اور اعضاء کے ساتھ اس کی شرائط کو پورا کرے، یا موت کے وقت اپنی زبان اور دل کے ساتھ توحید کا اقرار کرتا ہے تو یہ اِقرار اُس کے تمام گناہوں کی مغفرت کو واجب کر دیتا ہے اور اس کے جہنم میں داخلے سے رکاوٹ بن جاتا ہے۔ جس شخص کے دل میں کلمۂ توحید جاگزیں ہو جائے اور وہ اپنے دل سے غیر اللہ کی محبت و تعظیم، جلال و ہیبت اور خوف و توکل ختم کر دے تو اس کے تمام گناہوں کو ختم کر دیا جائے گا، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں! (ملخصاً)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
''اہلِ توحید، جنھوں نے اپنی توحید کے ساتھ شرک کو نہیں ملایا، کے لیے وہ بخشش ہے جو کسی اور کے لیے نہیں ہے۔ اگر موحد شخص، جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا، وہ اللہ کے در پر زمین بھر گناہوں کے ساتھ آئے تو اللہ تعالیٰ بھی اس موحد کے پاس زمین بھر مغفرت لاتا ہے۔
یہ فضیلت اس شخص کے لیے نہیں ہے جس کی توحید میں نقص و خلل پایا جاتا ہے، پس توحیدِ خالص جس میں شرک کی ملاوٹ نہ ہو، اس کے ساتھ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا کیوں کہ توحیدِ خالص میں اللہ کی محبت، اس کا جلال، اس کی تعظیم، اس کا خوف اور اُمید شامل ہوتی ہے جو گناہوں کی بخشش کو واجب کر دیتی ہے، اگرچہ گناہ زمین بھر ہی کیوں نہ ہوں! پس نجاستِ گناہ تو درپیش ہی ہے، لیکن اسے دُور کرنے والی چیز، یعنی عقیدۂ توحید بہت مضبوط ہے۔''

(باقی آئندہ)

❀❀❀

تزکیۂ نفس: **قسط نمبر ③**

''أسباب مغفرة الذنوب''

گناہوں کی بخشش کے مختلف اسباب

از اِفادات: علامہ عبداللہ بن عبدالرحمان سعد حفظہ اللہ (اُردو ترجمہ: حافظ عبدالرحمان معلّمی، فاضل جامعہ محمدیہ، گجراں والا)

۳۔الأعمال الصالحة (نیک اعمال):

گناہوں کی بخشش کے اسباب میں سے تیسرا سبب نیک اعمال کی انجام دہی ہے۔ وہ نیک اعمال واجبات میں سے ہوں یا مستحبات میں سے۔

اس پر بہت سے دلائل موجود ہیں:

❁.... ﴿اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۝﴾ [النحل: ٣٢]

''جنت میں داخل ہوجاؤ اُس کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔''

پس آدمی جنت میں اسی وقت داخل ہوگا جب اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

❁.... ﴿اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ۝﴾ [الأنفال: ٢]

''(اصل) مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔''

❁.... ﴿اَلَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ﴾ [الأنفال: ٣]

''وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا، خرچ کرتے ہیں۔''

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا لَهُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَمَغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ۝﴾ [الأنفال: ٤]

''یہی لوگ سچے مومن ہیں، انھی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔''

پس نماز کو مکمل ارکان و واجبات کے ساتھ اس کے وقت میں ادا کرنا، زکاۃ دینا، اس کے علاوہ دیگر نیک اعمال کرنا گناہوں کے کفارہ اور باعزت رزق کے اسباب ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے:

((ما منكم رجل يقرب وضوئه فيتمضمض ويستنشق فينتثر إلا خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ، ثم إذا غسل وجهه كما أمره الله إلا خرت خطايا وجهه من أطراف لحيته مع الماء ، ثم يغسل يديه إلى المرفقين إلا خرت خطايا يديه من أنامله مع الماء ، ثم يمسح رأسه إلا خرت خطايا رأسه من أطراف شعره مع الماء ، ثم يغسل قدميه إلى الكعبين إلا خرت خطايا رجليه من أنامله مع الماء ، فإن هو قام فصلى فحمد الله وأثنى عليه ومجده بالذي هو له أهل ، وفرغ قلبه لله إلا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته أمه .)) (صحيح مسلم، رقم: ٨٣٢)

''جو شخص وضو کرتا ہے، کلی کرتا ہے، ناک میں پانی چڑھاتا

ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، مُنہ اور ناک سے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے چہرے کو اس طرح دھوتا ہے جس طرح اس کو اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ پانی کے ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ اس میں انگلیوں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے کناروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ دونوں قدم ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو دونوں قدموں کے گناہ پانی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ کھڑا ہوتا ہے اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو گناہوں سے اُس دن کی طرح ایسے پاک ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه)) وفي رواية ((من قام رمضان)) وفي رواية: ((من قام ليلة القدر.)) (صحيح بخاري، رقم: ۳۸، ۳۷، ۹۰۱، صحيح مسلم، رقم: ۱۱۶۲)

’’جس شخص نے ایمان ونیکی کی غرض سے رمضان کا روزہ رکھا (ایک روایت کے الفاظ ہیں:) جس نے رمضان کا قیام کیا (اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:) جس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا تو اللہ اس کے گزشتہ سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء (دس محرم) کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يكفر السنة الماضية.))

(صحيح مسلم، رقم: ۱۱۶۲)

’’یہ ایک روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔‘‘

کتاب وسنت میں اس کے بہت سے دلائل موجود ہیں اور ہر مسلمان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے، اس لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ بکثرت قولی اور فعلی نیک اعمال کا اہتمام کرے۔

۴۔ اجتناب السيئات و الذنوب (برائیوں اور گناہوں سے بچنا):

گناہوں کی بخشش کے اسباب میں سے چوتھا سبب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۞.... ﴿وَيَجْزِيَ الَّذِينَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنَىٰ٥﴾

[النجم: ۳۱]

’’اور ان لوگوں کو جنھوں نے بھلائی کی، بھلائی کے ساتھ بدلہ دے۔‘‘

۞.... ﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [النجم: ۳۲]

’’وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، مگر صغیرہ گناہ (کا ارتکاب بتقاضائے بشریت ہو جاتا ہے)، یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے۔‘‘

۞.... ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا٥﴾

[النساء: ۳۱]

’’اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمھیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تم سے تمھاری چھوٹی بُرائیاں دُور کر دیں گے اور تمھیں باعزت داخلے کی جگہ میں داخل کریں گے۔‘‘

یہ اللہ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ جب وہ ان کبیرہ گناہوں سے پرہیز کریں گے جن سے ان کو منع کیا گیا ہے تو بقیہ تمام گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے اور باعزت جگہ داخل کریں گے جو جنت ہے۔ جس کے متعلق کسی کان نے سنا نہیں ہے، کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے اور کسی دل میں اس کا خیال بھی واقع نہیں ہوا۔

کبیرہ گناہوں سے اجتناب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی ان فرائض کو پابندی کے ساتھ ادا کرے جن کو چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة كفارة لما بينهن ما لم تغش الكبائر .))

(صحيح مسلم، رقم: ٢٣٣)

''پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو اس دوران کیے جاتے ہیں، بشرط کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

چنانچہ ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی کوشش کرنا بھی ہو جانے والے گناہوں کی مغفرت کا ایک سبب ہے۔

۵۔ الإحسان إلى الناس وكف الأذى عنهم (لوگوں سے حسن سلوک اور انھیں تکلیف سے بچانا):

گناہوں کی مغفرت کا پانچواں سبب لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا اور ان سے تکالیف کو دور کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٥﴾ [النور: ٢٢]

''اور تم میں سے فضیلت اور وسعت والے اس بات سے قسم نہ کھا لیں کہ قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دیں اور لازم ہے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخشے اور اللہ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

اس آیت کی شانِ نزول یوں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ پر خرچ کیا کرتے تھے۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ پیش آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ احسان کرنا چھوڑ دیا تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی، جیسا کہ صحیحین میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بينا رجل يمشي فاشتد عليه العطش، فنزل بئرا فشرب منها، ثم خرج فإذا هو بكلب يلهث يأكل الثرى من العطش، فقال: لقد بلغ هذا مثل الذي بلغ بي، فملأ خفه ثم أمسكه بفيه، ثم رقي فسقى الكلب، فشكر الله له فغفر له .)) قالوا: يا رسول الله ﷺ! وإن لنا في البهائم أجرا؟ قال: ((في كل كبد رطبة أجر .))

(صحيح بخاري، رقم: ٢٣٦٣)

''ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، اس نے ایک کنویں میں اُتر کر پانی پیا، پھر جب وہ باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اُترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے مُنھ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور

کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جان دار میں ثواب ہے۔''

اس شخص کو ایک کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخش دیا گیا اور اس شخص کے لیے اجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے اور ان سے تکالیف کو دور کرتا ہے!

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے:

((تلقت الملائكة روح رجل ممن كان قبلكم، قالوا: أعملت من الخير شيئا؟ قال: كنت آمر فتياني أن ينظروا ويتجاوزوا عن الموسر. قال: قال: فتجاوزوا عنه.))

(صحيح بخاري، رقم: ٢٠٧٧)

''تم سے پہلے گزشتہ اُمتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آئے اور پوچھا کہ تُو نے کچھ اچھے کام بھی کیے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مال دار لوگوں کو (جو اس کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں۔ راوی نے بیان کیا کہ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگزر کیا اور سختی نہیں۔''

اسی طرح لوگوں کو تکلیف دینا گناہوں کی مغفرت میں رکاوٹ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾

[الأحزاب: ٥٨]

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر کسی گناہ کے جو انھوں نے کمایا ہو تو یقیناً انھوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اُٹھایا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن المفلس من أمتي يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة، ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا، فيعطي هذا من حسناته وهذا من حسناته، فإن فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه، ثم طرح في النار.))

(صحيح مسلم، رقم: ٢٥٨١)

''ہماری اُمت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن روزہ، نماز اور زکاۃ کے ساتھ اس حال میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت باندھی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا، پھر اسے سب کے سامنے بٹھایا جائے گا اور بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں کو دے دی جائیں گی، پھر اگر اس کے ظلموں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہ لے کر اس پر رکھ دیے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

اس لیے لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، ان کے ساتھ آسانی والا معاملہ کرنا، ان کی تکالیف دور کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا بندے کے گناہوں کی مغفرت کے اسباب میں سے بہت بڑا اور قوی سبب ہے۔ (باقی آئندہ)

❀❀❀

تزکیۂ نفس: **قسط نمبر** ④ آخری

"أسباب مغفرة الذنوب"

گناہوں کی بخشش کے مختلف اسباب

از افادات: علامہ عبداللہ بن عبدالرحمان سعد حفظہ اللہ (اُردو ترجمہ: حافظ عبدالرحمان معلّمی، فاضل جامعہ محمدیہ، گجراں والا)

٦۔المصائب والبلاء الذي يصيب المسلم في الحياة الدنيا (دنیوی زندگی میں بندۂ مسلم کو پہنچنے والی مصیبتیں):

گناہوں کی مغفرت کے اسباب میں سے چھٹا سبب وہ مصائب اور آزمائشیں ہیں جو دنیوی زندگی میں انسان کو پہنچتی ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❁.... ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَo﴾ [آل عمران: ١٣٩]

''اور نہ کمزور بنو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب ہو اگر تم مومن ہو۔''

❁.... ﴿اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَo﴾ [آل عمران: ١٤٠]

''اگر تمھیں کوئی زخم پہنچے تو یقیناً ان لوگوں کو بھی اس جیسا زخم پہنچا ہے اور یہ تو دن ہیں، ہم انھیں لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو جان لے جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہید بنائے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔''

❁.... ﴿وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَo﴾ [آل عمران: ١٤١]

''اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو خالص کر دے جو ایمان لائے اور کافروں کو مٹا دے۔''

❁.... ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَo﴾

[آل عمران: ١٤٢]

''یا تم نے گمان کر لیا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک اللہ نے ان لوگوں کو نہیں جانا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا اور تاکہ وہ صبر کرنے والوں کو جان لے۔''

❁.... ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo﴾ [النحل: ١١٠]

''پھر بے شک تیرا رب ان لوگوں کے لیے جنھوں نے وطن چھوڑا، اس کے بعد کہ فتنے میں ڈالے گئے، پھر انھوں نے جہاد کیا اور صبر کیا، یقیناً تیرا رب اس کے بعد ضرور بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

❁...... "وعن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة رضی اللہ عنہما عن النبي ﷺ قال: ((ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا أذى ولا غم، حتى الشوكة يشاكها إلا كفر الله بها من خطاياه))."

(صحيح بخاري، رقم: ٥٦٤٢)

''حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب بھی

کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ اگر اُسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

✿...... "عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه وولده وماله، حتى يلقى الله وما عليه خطيئة)). " (سنن ترمذي، رقم: ٢٣٩٩، وقال: هذا حديث حسن صحيح)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد اور مومن عورت کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ مرنے کے بعد اللہ سے ملاقات کرتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

۷۔دعاء اللّٰہ عز وجل (اللہ عزوجل سے دعا کرنا):

گناہوں کی مغفرت کے اسباب میں سے ساتواں سبب اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا گناہوں کی مغفرت کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

✧...... ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِo﴾ [آل عمران: ١٩٣]

''اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا جو ایمان کے لیے آواز دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری بُرائیاں دُور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ فوت کر۔''

✧...... ﴿رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَo﴾ [آل عمران: ١٩٤]

''اے ہمارے رب! اور ہمیں عطا فرما جس کا وعدہ تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تُو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔''

✧...... ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِo﴾ [آل عمران: ١٩٥]

''تو ان کے رب نے ان کی دُعا قبول کرلی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضایع نہیں کروں گا، مرد ہو یا عورت، تمھارا بعض بعض سے ہے تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی بُرائیاں ضرور دُور کروں گا اور ہر صورت انھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اللہ کے ہاں سے بدلے کے لیے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا بدلہ ہے۔''

✧......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے ایسی دعا سکھایئے جسے میں نماز میں پڑھوں تو آپ ﷺ نے یہ دُعا سکھلائی:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ

عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمِ.)) (صحيح بخاري، رقم: ٨٣٤)

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) بہت زیادہ ظلم کیا، پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بڑی مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بے شک وشبہ تُو ہی ہے!''

آدمی پر لازم ہے کہ وہ بکثرت اللہ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے اور اس کی کوتاہیوں سے درگزر فرما دے، خصوصاً ان اوقات میں جو جو قبولیت کے ہیں، جیسے: رات کا آخری پہر ہے، جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے اور اذان واقامت کے درمیان کا وقفہ ہے، یا ان کے علاوہ جو دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ [الحديد: ٢١]

''اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی طرح ہے، وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسے اس کو دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

اے مسلمان! موت سے قبل تجھ پر گناہوں کی مغفرت کے اسباب کو تلاش کرنا ضروری ہے، خصوصاً ان اوقات اور جگہوں میں جہاں ان اسباب کو اختیار کرنا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

❀❀❀

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں مضامین ارسال کرنے والے خواتین وحضرات درج ذیل باتوں کا ضرور خیال فرمایا کریں:

- مضمون کاغذ کی ایک طرف لکھا ہو، صاف ستھرا اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔
- مضمون مدلل، باحوالہ، آیت، حدیث اور کتب کے نام وصفحہ نمبر مکمل تحریر فرمائیں۔
- جلسوں، کانفرنسوں کے اشتہارات یا اعلانات بھیجنے والے احباب اس کا اعلان جلسہ یا کانفرنس کے انعقاد سے پندرہ دن پہلے ارسال کر دیا کریں، نیز ان جلسوں یا تقاریب کی رپورٹ وغیرہ شائع کرنے سے ادارہ قاصر ہے۔
- مضمون ارسال کرنے والے شائع ہونے کے لیے اپنی باری کا انتظار کیا کریں نیز غیر معیاری مضامین کی اشاعت سے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

امید ہے قارئین دفتر الاعتصام سے تعاون کریں گے۔ (منیجر)

Ishtihar.jpg not found.